

الہیستیع

آج کل کے مسیحیوں میں سریشا حضرت مریم المومنین علیہا السلام سے زیادہ اقدس ہے۔
 یہ وہی ہے جسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو قربان کرنے سے روکا تھا۔
 حضرت مریم علیہا السلام کی نسبت خدا کے فضل سے ابھی ہے اور
 ہم اول حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے کہیں آگے ہیں۔ ایزد حرم باری کی نسبت سے
 حضرت مریم کے لئے دعا کرتے ہیں۔
 حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہہ دیجئے کہ ہم نے دعا کی ہے۔ ایزد حرم باری
 سے کہیں آگے ہیں۔

لندن پر دشمن کا بہت بڑا حملہ

بقضل خدا احمدی بخیریت ہیں

لندن ۱۲ دسمبر۔ سوڈی جمال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدی لندن پر شدید حملہ کیا
 دیکھتے ہیں کہ ان کی حالت کو سن کر بہت ڈر دست ہوا۔ بڑی بڑی مشہور
 عمارتوں کو نقصان پہنچا۔ مگر ان کو امت احمدیہ خدا کے فضل سے بخیریت رہی۔ اور وہ
 کی تمام طور پر دغا ست کرتے ہیں۔

نوروز کی تقریب پر دو احمدیوں کو خطاب

نوروز کی تقریب پر ایک معلم کی طرف سے اجازتی خطبات کی یہ تقریب شائع
 ہوئی ہے۔ اس میں ہادی جماعت کے مولانا ارکان مہر صاحب، حبیب اللہ صاحب، شمس الدین صاحب
 شمس الدین صاحب، کو ایم۔ بی۔ ای اور جناب ملک صاحب خان صاحب، کو ایم۔ بی۔ ای
 و بی۔ ای کے مشورے سے ان کا خطاب دیا گیا ہے۔ ہم اس دست افرانی پر ان کی خدمت
 میں مبارکباد کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس اجاز کو ان کے لئے ہر
 لحاظ سے باہر نکالتے رہے۔ آمین

پونچھ میں تعمیر مسجد کے لئے جماعت احمدیہ کو زمین دی گئی

پونچھ دکن میں ان کی سالانہ مسعود احمدیہ بنانے کے واسطے پہلے تقاضا دیا گیا
 کی طرف سے اور جماعت احمدیہ کی طرف سے کوشش جاری تھی۔ جنوں سے اطلاع موصول
 ہوئی ہے کہ پونچھ میں ہادی جماعت جناب حضرت ملک امام صاحب نے اسے دے دیا ہے۔ اور
 جس سے ان کے بیٹے اب تعمیر مسجد کے واسطے زمین کا مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ اور ان
 جوں کی مشورے سے دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے دے دے۔ ہم جوں ہر دو صاحبان کا دل
 لگا کر تعمیر ہادی جماعت دینی علم صاحب کے بھی مشکور گذار رہے ہیں۔ کہ ان کے اہم سے سرگرم
 ہیں اور ہم ان میں جماعت احمدیہ کو کبریاوت کا فخر کرنے کے لئے جگہ ملی
 ناظر ہو رہے ہیں۔

تحریک جدید سال مفت

رباعیات

از جناب خان نور افغان علی خان صاحب گوہر

تحریک کی یہ ساتویں منزل آئی : کشنی بھی قریب لب ساحل آئی
 ہے دوستو اب وقت بھی ہمت کا : یہ دیکھنے کو حوصلہ دل آئی
 اسے دوستو اب یہ کھوسب مل کر تم : خوش آمدی اسے منزل دور ہمت
 مہر کا بنے قصود مقام مستور : پٹنے رہو اس سے کہ نہ ہوا دستہ کم
 یہ ساتویں سال کبہ رہا ہے ہم سے : پاؤں گئے نجات بلدا اب تم علم سے
 نفرت ہے بڑی جو استقامت ہو نصیب : شکاک کہ جس رہنما اتم بیدم سے
 چھ منزلوں کی سختیاں جھیلیں تم نے : سب جتنیں وہ بازیاں جو کھیلیں تم نے
 رحمت کے قریب ہو گئے ہو سب ارد : اب تک کی جانتیں تھیں لگیں تم نے
 جو جہد کر لئے ہیں نبھاتے چلے چلو : تیزی سے تم قدم کو اٹھاتے چلے چلو
 ان اپنی بہتوں میں بنو سب نظیر تم : اوروں کی جتنیں بھی بڑھاتے چلے چلو
 اب تک تو کہیں اور بھی قربانیاں کرو : دین خدا کی آؤ غیبسائیاں کرو
 روشن کرو جہان کو ایساں کے نور سے : پھر شوق سے دلوں پر جہان بنائیاں کرو
 زندہ رہو تحریک کو زندہ رکھنا : چمکا دے تھیں اسے ہم ایسا رکھنا
 شہرت کو گئے نہ داغ اس کی کچھو : یہ چیز ہے ابھی اسے اچھا رکھنا
 انسان کو بناتی ہے سپاہی تحریک : دہو دیتی ہے ہر دل سے سیاہی تحریک
 گوہر تھیں تحریک کا دیتا ہے پیام : اسے احمدیہ خوب بنیادی تحریک
 تحریک ہے اسلام کی خدمت پیارو : اللہ کی اس میں ہے اقامت پیارو
 آجاؤ تم اپنے اپنے دین بسرلو : سرکار کی تہ سے یہ دولت پیارو
 جلسہ ہے یہ اجتماع دین اب سلام : اسلام کی ہے نشر و اشاعت کام
 تحریک یہ کہتی ہے کہ اسے فوج کس : گوہر کے ذریعہ سے میرا ہے سلام

نفع مند کام

جو احباب اپنا روزیہ نفع مستحقات پر لگانا چاہیں : بھلائیات جہاد و ترقی
 دینا چاہیں : جس کو کتاب : پیادہ اور زمین کا ٹھیکہ ان کو دیا جائے گا۔ ان کو پانچ
 کہ یہ سب سادہ خط و کتابت کریں : فرما لیں اعلیٰ منہ بکریب اللہ

احرار نے کانگریس میں مدغم ہونے کا اعلان کر دیا

پیر محمد علی صاحب نے امر دیا کہ جسے حضرت
یہاں سے علی علیہ السلام سے آپ کے
وعدہ کی بات سے انکار کر کے منع فرما دیا
ہے۔ مگر مولوی محمد علی صاحب اس انکار پر مصر ہیں۔

خلافتِ کلام

خلافتِ کلام یہ کہ دارالعلوم کے مصلحت
ہم پر مولوی صاحبان نے یہ بھی کیا ہے۔
مگر جو شخص حضرت مسیح کے دیوارہ آئے گا
عقیدہ رکھتا ہے وہ ہے وہی اور ہمارا
اسلام سے خارج ہے۔ گویا مولوی صاحب نے
عام مسلمانوں کو صریح طور پر بے وطن اور
خارج از دارالعلوم قرار دیا ہے۔ اس
عقیدہ کے اظہار کے بعد یہ اعلان کرنا کہ
میں ہر اس شخص کو جو والدہ اللہ محمد رسول اللہ
کا فرزند کو کہتا ہے مسلمان سمجھتا ہوں۔ بعض
مفسرین نے اس کے لئے کی کوشش ہے۔ وہ یہ کہ
جماعت احمدیہ کے افراد کو جو حضرت مسیح علیہ
السلام کو نبی مانتے ہیں۔ اس
لئے وہ بھی مولوی محمد علی صاحب کے یہ ایک
دلیل کہ یہی مصلیٰ اللہ علیہ وسلم ہے۔ جس کے نبی
کو اس لئے کہ وہ اس سے پہلے دین اور خارج
از دارالعلوم ہیں۔ حالانکہ ہم وہی آیت
اس جو مولوی صاحب کے الفاظ میں
بیان کیا جا چکا ہے۔ یعنی تم کو نبی زادہ۔
پر مانتی ہو یا نہ۔ آپ کے خدا یا نہیں
آسکتا جس کو موت بعد از آپ کے وہاں
کے ملے ہوئے۔ آخر حضرت مصلیٰ اللہ علیہ وسلم

کے بعد اٹھائے گئے تمام نبیوں اور
رسالتوں کے دارالعلوم سے ہرگز نہ
نکلے۔ اگر آپ کے متبعین کو اس کے لئے جو آپ کے
رنگ میں رہیں جو کہ آپ کے اخلاق کا
سے ہی نور حاصل کرتے ہیں۔ ان کے لئے یہ
دارالعلوم ہے نہیں جو ان کو ہرگز نہ گواہی
مطہرہ مقدس کا کلمہ ہے۔
پیر محمد علی صاحب کے حضرت مسیح علیہ
السلام کے اسلام کے متعلق کیا ہے۔ کہ
آپ کے جوتے کا جوڑنے نہیں کیا بلکہ حضرت
جوتے کا کیا ہے۔ حالانکہ حضرت مسیح علیہ
السلام خود فرماتے ہیں کہ حضور کے
وعدہ کی بات کے متعلق میں انکار کے الفاظ کا
استعمال صحیح نہیں ہے۔ اور میں حضرت نہیں
ہوں۔ کہ جو کہ حضرت کے مصلحت کی بات
میں اعتبار نہیں ہے۔ پیر محمد علی صاحب حضرت
مسیح علیہ السلام کے میں ایسے عقیدت پر ہیں کہ
جسکی روحانیت آپ خود فرماتے ہیں۔ اور اس وضاحت
کے بعد کچھ شخص کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ
حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف سے امر
مستحب کر کے کہ آپ کے جوتے کا دھونی نہیں
مولوی محمد علی صاحب کا صاحب
وراصل یہ مولوی محمد علی صاحب کی نام
ہے کہ انہوں نے اپنے عقائد بیان کر کے کہتے
ہیں کہ وہ تین دن کے لئے ہیں۔ وہ کسی
شخص کے لئے نہیں ہیں کہ اس کے عقائد کا
مصلحت کی غرض سے ان میں جمع کر دے۔

ربانی سنت

بنامہ شریف عبد اللہ علی صاحب سکندر دہلوی کے تالیف و حمایت
کو جس قدر پیشکش عطا فرمایا ہے۔ وہ نہایت ہی قابلِ رشک ہے۔ اس وقت تک آپ
اور وہ۔ اگر آپ کی اور گہرائی میں نہایت مفید یعنی تقریر بہت بڑی تھی اور میں مشتاق
کر چکے ہیں۔ اور کہتے رہتے ہیں۔ حال میں انہوں نے نہایت عہد نامہ سے دینی
کتاب کے بار بار یہ بنامہ اہم مسائل کے متعلق حضرت مسیح علیہ السلام کے اسلام
کے عقائد و عقائد جمع کر دیے ہیں۔ لکھائی، تصانیف اور ان کے نہایت عمدہ ہے۔ اور
قریباً دو گھنٹہ کی قیمت پر مولوی صاحب نے چار آن دیکھی ہے۔ جو حضرت کے
مقابلہ میں بہت کم ہے۔ اہم بات یہ کہ وہ ان میں لکھا کہ اگر ذرا تبلیغ اسی
کو بڑھائے تو اس کے لئے دین۔ تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسا ہے۔ کہ انہیں بہت
فائدہ حاصل ہو۔

میں نے کانپور۔ انجمن ترقی اسلام سکندر آباد دکن

مجلس احمدیہ گزشتہ کئی سال تک مسلمان
بند کی فہمی رہا تھا کہ وہی ہے۔ اور
ان میں سادہ لوح مسلمانوں کے دھوکہ دہی
دھوکہ دہی کے بہت معروف ہیں۔ ان کے
سے جو کہ وہ اس حقیقت کو اس کی
یہ تاہی رنگ نہیں اسلام کی خدمت کو کیا
اس کے عملی حصہ سے ان کو کوئی تعلق نہیں۔
ان کی طرف سے جو کچھ کیا جاتا ہے۔ ان میں
وفاقی احزاب سے ان کے لئے ہے۔
اور اصل سیاسی پارٹی میں۔ جس کا مقصد
مہم ترقی پر حکومت کی مخالفت کرنا۔ اس کے
کے مشاغل ہیں۔ اور مسلمانوں کے
سیاسی مفاد کو نقصان پہنچانا ہے۔ انہیں
انہوں کے ہمارے خلاف ان لوگوں کے
خطبہ پڑھیں۔ ان کے دارالعلوم۔
پیشانی پر ان کے عام دلوں میں جو جہاد
یہاں اگر جس کے لئے وہ ہمارے ہمارے
مشورہ اور مسلمانوں کے درمیان لڑائی
ہے جو کہ اس نے مسلمانان کے
وہم میں پھیلے ہوئے ہے۔ اور حضرت
تو یہ ہے کہ پنجاب گورنمنٹ
کے سپریم کورٹ اور ان کے ایک ایک
تک اس خطہ میں کا گزشتہ دن ان کے
لکھا ہے۔ اور مجلس احمدیہ کو ایک ہی
جہاد کی حیثیت دے کر جماعت احمدیہ
کے خلاف ان کی سرگرمیوں کو جائز قرار
دیتے ہیں۔

لیکن آج مجلس سادہ نقاب اٹا کر
اس وقت تک پہنچی کہ ان کے مصلحتوں کے
تحت اس کے ذہن رکھتا تھا اسی مصلحت
میں سامنے آئی ہے۔ اور اس طرح اس
دست کا تعدادی کر دی ہے جو ہم پیش کرتے
تھے ہیں۔
حق یہ ہے کہ اس طرف سے ایک
اعلان اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ لیکن
مجلس احمدیہ نے اس کو قبول کیا ہے کہ
ان اصحاب کی ایک بھی خامی نہ ہو
نے جنہوں نے مجلس احمدیہ کی بنیاد ڈالی
اور گزشتہ دس سال سے اس کے
بلانے کے ذریعہ ان میں فیصلہ کیا ہے۔

کہ ایک کی سب سے بڑی سیاسی مہم
میں نظر آئی ہے۔ اس وقت سے مدغم ہو جائیں۔
ہم نے ایک دھوکہ دہی کیا ہے۔ کہ
ایکے آپ کو کانگریس کی سرگرمیوں اور
یہ دارالعلوم سے وابستہ نہیں۔ اب ہم سب کو
کی تحریک میں اسی عقیدہ اور جوش سے
شریک ہوں گے جس طرح وہ سر سے
کانگریس جو رہے ہیں۔ کہ ایک ہی سب سے
محسوس ہو رہے ہیں۔ کہ ان لوگوں کے لئے
جو اپنے ملک کی آزادی سے محبت کرتے
ہیں کانگریس کا بہت سے دست ہے۔ وقت
آئی ہے کہ ہم ایک ایک سیاسی مصلحت
کے تحت سیاسی سرگرمیوں کو جاری رکھنے
کی بجائے ایک ہی آرگنیزیشن کے وقت
سیاسی سرگرمیوں کو بند کر دیں۔ اب
میں اور سب سے وقت اور اس سے ہی مراد
کو کہ کانگریس کے ساتھ وابستہ نہیں رہیں
اور کانگریس کے پروگرام پر کاربند نہ رہیں
وہاب یکم جہاد کا لکھا ہے
کہ اب مجلس احمدیہ ہند
کانگریس کی تحریک مسترد کر دے اور اس میں شامل نہ ہو
قانون شکنی کرے گی۔ اور اس طرح جموں
حکومت کے لئے مسئلہ پیدا کرے گی
وہاں مسلمانوں کے اس عقیدہ کا نہیں جو
انہوں کے ملک میں اپنے سیاسی حق کے
تخلی کے لئے ہی قائم کر رکھی ہے۔ دین اور
مہدی بہر حال اس اللہ کے لئے مسلمانوں
کو عقلمند ہونا چاہئے جو ہمارا کو اسلام کے
مقام میں خیال کرتے ہیں۔ کہ وہ اب کھلی کھلا
کے کٹ کر قیام سے ہاتھ نہیں دیتی کہ
انہوں نے کانگریس میں مدغم ہونے کا اعلان
کر کے مجلس احمدیہ کو خوار کر دیا ہے۔
احرار کی شورش جہاد میں ان کے عقائد
جب اس کا مصلیٰ ہوئی تھی اس وقت کوں کہیں
تھا کہ اس مجلس کا خاتمہ ہو جائے گا۔ صاحب
حضرت امیر مومنین اور ان کے ایک ایک
ہیں یہ فرما کر میں احرار کے ہاتھ سے
دین کو کھٹے ہوئے دیکھتا ہوں تو خدا میرے
نے اسے کوئی وقت نہ دیا۔ مگر اس اعلان کے
تقدیر ہی پر ہے اور اس مسلمانوں کا نظریہ ہے۔

